کشمیر کا مسئلہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان باہمی رنجش کا سب سے بڑا سبب ہے

کوہاٹ ۸ دسمبر۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے پنڈت نہرو سے ایک بار پھر کہا ہے کہ وہ کشمیر میں جلد سے جلد آزادو غیر جانبدار استصواب کے وعدے کو عملی جامہ پہنا کر اپنے قول کو فعل کی صورت دیں آج مسٹر لیاقت علی خاں نے کوہاٹ میں ایک بہت بڑے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ پُرامن طریق پر حل ہو جائے اگر پنڈت نہرو نیک دلی سے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان لڑائی نہیں چاہتے ہیں۔ تو انہیں باہمی رنجش کے اصل اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محض الفاظ سے کام نہیں چل سکتا انہوں نے اتحادی قوموں سے جو وعدے کئے ہیں انہیں فوراً عملی جامہ پہنا کر وہ اپنی امن پسندی کا ثبوت دیں۔ ہر چند کہ پاکستان معاملات کو پُرامن طریق پر سلجھانا چاہتا ہے۔ لیکن وہ اسبات کی ہرگز اجازت نہ دیگا کہ ہندوستان طاقت کے بل پر کشمیر کو ہڑپ کرلے۔

تنخواہوں میں جبری تخفیف

بمبئی ۸ دسمبر۔ حکومت بمبئی نے ان تمام ملازمین کی تنخواہوں میں جو تین ہزار یا اس سے زیادہ تنخواہ پاتے ہیں۔ جبری تخفیف کا حکم دیا ہے۔ اس سے کم تنخواہ پانے والوں کے لئے بھی لازمی کفایت کے ایک مخصوص طریقے کا نفاذ عمل میں لایا گیا ہے۔

چینی کمیونسٹوں کا ایک اہم مقام پر قبضہ

شنگھائی ۸ دسمبر چین میں کمیونسٹ فوجوں کے ہراول دستے نیشنلسٹوں کے نئے عارضی دارالحکومت سے صرف بیس میل دور رہ گئے ہیں۔ مارشل چیانگ کائی شک وزیراعظم کے ہمراہ ہوائی جہاز کے ذریعے نئے دارالحکومت کو خیرباد کہہ کر فارموسے روانہ ہو گئے۔ یاد رہے حکومت کے دیگر اراکین پہلے ہی وہاں سے جا چکے ہیں کمیونسٹوں کا دعوےٰ ہے کہ انہوں نے ایک ایسے اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے جو ہند چینی کی سرحد سے صرف ۲۵ میل دور ہے ان کا کہنا ہے کہ اس پر قبضہ ہو جانے سے نیشنلسٹوں کے لئے سمندر کے راستے بھاگ نکلنے کا آخری راستہ بھی بند ہو گیا ہے

فیکٹری نمبر کا حصول نہایت ضروری ہے

لاہور ۸ دسمبر۔ کپاس اوٹنے روئی بیلنے اور بنولوں کے تیل کی فیکٹریوں پر قابض اشخاص کی یادداشت کے لئے مطلع کیا جاتا ہے کہ فیکٹری نمبر کے بغیر ان فیکٹریوں کے چالو رکھنے کی آخری تاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء کو ختم ہو جاتی ہے۔ اس تاریخ کے بعد اگر متعلقہ اشخاص کے پاس فیکٹری نمبر نہ ہوا تو وہ قانون کی خلاف ورزی میں مغربی پنجاب کے قواعد کپاس کنٹرول مجریہ ۱۹۴۹ء کے قاعدے نمبر ۱۰ کے تحت سزا کے مستوجب قرار دیئے جاسکتے ہیں

لاہور میں ہز ایکسی لنسی الحاج خواجہ ناظم الدین کی تشریف آوری

رائل پاکستان ایئر فورس کے ہوائی اڈے پر پُرتپاک خیر مقدم

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۸ دسمبر۔ آج بارہ بجے دوپہر ہز ایکسی لنسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان اپنے خاص ہوائی جہاز میں کراچی سے لاہور تشریف لائے۔ رائل پاکستان ایئر فورس کے ہوائی اڈے پر عزت مآب سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب منسٹران کرام صوبے کے اعلیٰ سول و فوجی حکام اور بیرونی ممالک کے سفارتی نمائندوں نے آپ کا استقبال کیا۔ صوبہ مسلم لیگ کے عہدیداران سٹی مسلم لیگ کے صدر نواب زادہ رشید علی خاں، کمشنر لاہور ڈویژن مسٹر فدا حسن ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر ایس ایس جعفری لاہور کارپوریشن کے میئر مسٹر مشتاق احمد اور دیگر روسائے شہر بھی آپ کے خیر مقدم کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے فوجی طریق کے مطابق گورنر جنرل کو خوش آمدید کہتے ہوئے رائل پاکستان ایئر فورس کے ایک دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ جب گورنر جنرل گارڈ آف آنر کا معائنہ فرما چکے تو عزت مآب سردار عبدالرب نشتر اور حافظ عبدالحمید چیف سیکرٹری حکومت مغربی پنجاب نے سول و فوجی حکام اور دیگر معززین سے آپ کا تعارف کرایا۔ بعدہٗ آپ گورنر بہادر کے ہمراہ کار میں گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔

چار بجے سہ پہر گورنر مغربی پنجاب عزت مآب سردار عبدالرب نشتر نے آپ کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دی جس میں حکومت پنجاب کے اعلیٰ احکام۔ صوبائی مسلم لیگ کے عہدیدار اور دیگر معززین نے ایک بڑی تعداد میں شرکت کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ روز یہاں قیام فرمانے کے بعد آج ربوہ واپس تشریف لے گئے۔

محترم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج دل میں ضعف زیادہ رہا۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے بدستور دعا فرماتے رہیں۔

آخری فیصلہ:۔ لیک سکسیس ۸ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سلامتی کونسل میں اس امر کی پوری کوشش کی جائیگی کہ اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے پہلے کشمیر کے مسئلہ کا فیصلہ کر دیا جائے۔ کیونکہ یکم جنوری سے سلامتی کونسل میں تین نئے ممبر شامل ہو رہے ہیں۔ جن میں ہندوستان بھی ہے۔

پاکستان کے سفیر خاص مشتاق احمد گورمانی کی مسٹر اٹیلی سے ملاقات

لندن ۸ دسمبر۔ پاکستان کے سفیر خاص مسٹر مشتاق احمد گورمانی کل برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر اٹیلی سے ملاقات کر رہے ہیں۔ امید ہے وہ دس تاریخ کو لندن سے نیو یارک روانہ ہو جائیں گے۔ وہاں آپ سلامتی کونسل میں پاکستان کی طرف سے کشمیر کا معاملہ پیش کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی وفد جو شیخ عبداللہ کاشمیری گرجے شنکر باجپائی اور مسٹر ڈی۔ پی۔ دھر پر مشتمل ہے۔ ۸ دسمبر کو نئی دہلی سے نیو یارک روانہ ہو رہا ہے۔ یہ وفد سلامتی کونسل میں ہندوستان کی طرف سے وکالت کے فرائض سرانجام دے گا۔

آسام میں خوراک کی شدید قلت

شیلانگ ۸ دسمبر۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تجارت بند ہو جانے کی وجہ سے آسام کے بعض علاقوں میں خوراک کی شدید قلت کا اندیشہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ ان اضلاع کی سرحدیں جن کی صورت حال نازک بتائی جاتی ہے۔ مشرقی بنگال سے ملتی ہے کہا جاتا ہے کہ اگر ان علاقوں میں بروقت خوراک نہ پہنچائی گئی تو حالات انتہائی نازک صورت اختیار کرلیں گے ادھر کھپت نہ ہونے کی وجہ سے سنگترے کی موجودہ فصل کے تباہ ہونے کا بھی خطرہ ہے۔

ہندوستان میں ایک اور علیحدہ صوبے کا مطالبہ

بمبئی ۸ دسمبر۔ بمبئی کی مجلس قانون ساز کے ۲۵ ممبر اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ زبان کی بنیادوں پر کرناٹک کا ایک علیحدہ صوبہ قائم کیا جائے۔ مستعفی ہونے والے ممبروں میں بمبئی کے وزیر خوراک بھی شامل ہیں۔

گاندھی جی کے مقدمہ قتل کے اخراجات

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ ہندوستان کے نائب وزیراعظم مسٹر پٹیل نے انکشاف کیا ہے کہ گاندھی جی کے مقدمہ قتل کے سلسلے میں حکومت کو ۹ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ خرچ کرنا پڑا ہے۔

تین رضاکاروں کو سزائے موت

حیدر آباد (دکن) ایک خاص ٹربیونل نے جو سرشتہ آباد میں ان رضاکاروں کے خلاف مقدمات کی سماعت کر رہا تھا تین رضاکاروں کو سزائے موت اور تین کو عمر قید کی سزا کا حکم سنایا ہے۔

کپاس کی کاشت کرنیوالوں کو تنبیہ

لاہور ۸ دسمبر۔ مغربی پنجاب میں کپاس کاشت کرنے والوں کی توجہ مغربی پنجاب کے کپاس کنٹرول ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء کی دفعہ ۲۶ اور متعلقہ قواعد کے قاعدے ۱۳ کی طرف دلائی جاتی ہے۔ جس میں کپاس کی مجوزہ اقسام کے علاوہ دوسری قسم کی کاشت سے منع کیا گیا ہے۔ ہر ایک گاؤں میں خاص قسم کی کپاس بونے کے متعلق اطلاع مقامی کاٹن انسپکٹر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ کپاس کاشت کرنیوالوں کو چاہیئے کہ وہ افسر مذکور سے مل کر ان کے دفتر میں بیجوں سے متعلق اپنی ضروریات درج کرائیں۔ مجوزہ قسم کے بیج نہ بونے کی صورت میں ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جاسکتی ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس رتن بلڈنگ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۹ر دسمبر ۱۹۴۹ء

ذرا غور تو فرمایئے

(۳)

مولوی محمد حنیف صاحب ندوی تعجب فرماتے ہیں کہ احمدیت ایسا کھوکھلا مذہب پھیل کس طرح گیا۔ ان کا اس طرح تعجب کرنا کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ اور وہ اس امر میں منفرد نہیں۔ جب جب کبھی اللہ تعالےٰ کا دین پھیلتا آیا ہے۔ تو مخالفین اسی طرح تعجب کرتے چلے آئے ہیں۔ دنیا دی تاریخ اپنا اعادہ کرتی رہتی ہے یا نہیں قرآن کریم سے انبیاء علیہم السلام کا حال پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دینی تاریخ ضرور اپنا اعادہ کرتی ہے۔ وہی باتیں جو حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت ہودؑ۔ حضرت صالحؑ۔ حضرت موسےٰؑ۔ حضرت عیسےٰ علیہم السلام کے وقت مخالفین کہتے تھے۔ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت بھی آپ کے مخالفین کہتے تھے۔ جس طرح سب انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کو تعجب ہوتا تھا۔ کہ ایسا بودا اور کھوکھلا مذہب کیوں پھیلتا جاتا ہے۔ اسی طرح قریش اور یہود کو بھی اسلام کے پھیلنے پر تعجب ہوتا تھا۔ اور ہماری ناقص رائے میں مولوی محمد حنیف صاحب ندوی کے تعجب کی وجہ بھی یہی ہے۔ ہماری تو یہی رائے ہے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مخالفین انبیاء علیہم السلام اپنے اس تعجب کو دور کرنے اور اپنے گرتے ہوئے حوصلوں کو سنبھالنے اور چھوٹتے ہوئے دلوں کو تسلی دینے کے لئے وجوہات ایجاد کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ وجوہات ایجاد کرنے کی ایک وجہ یصدون عن سبیل اللہ کی خواہش بھی ہوتی ہے۔ اور ان لوگوں کو جواب باصواب دینا بھی جو ہر وقت یہ پوچھتے رہتے ہیں۔ کہ اگر یہ نیا مذہب جھوٹا ہے۔ تو پھیلتا کیوں جاتا ہے؟ اور اگر تمہارا دین سچا ہے تو لوگ اس کو چھوڑ چھوڑ کر نئے دین میں کیوں جا رہے ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ کبھی تو مخالفین کہتے ہیں ارے یہ تو شاعر ہے شاعر۔ اور کبھی کہتے کاہن ہے یہ۔ کبھی جادوگر اور کبھی مجنوں ہی کہہ دیتے۔ پھر کبھی جھوٹا کبھی کہتے اس کے پیچھے لگنے والے تو یہی سفیہہ کمینے اور غلام قسم کے لوگ ہیں۔ جن کی عقل ماری ہوئی ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) کبھی کہتے کہ اگر اسکی برادری یا قبیلہ کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم اسکو مزا چکھا دیتے۔ الغرض اپنے تعجب کو دور کرنے اور اپنے ساتھیوں کا مورال بلند رکھنے کے لئے طرح طرح کے عذرات تراشے جاتے ہیں۔ قرآن کریم سے ایسی وجوہات کی ایک طویل فہرست تیار کی جا سکتی ہے

اب جب مولوی محمد حنیف صاحب کے دل میں یہ دیکھ کر کہ اور تو اور اہلحدیث بھی جوق در جوق احمدیت میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں تعجب پیدا ہوا اور جب آپ کے دل میں خیال آیا کہ لوگ پوچھیں گے کہ آپ تو ہمیں یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ احمدیت ایک کھوکھلا مذہب ہے۔ پھر خود آپ کے ساتھی کیوں اس کو قبول کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اہلحدیث مردہ ہو کر کیوں رہ گئے ہیں۔ تو آپ نے سوچنا شروع کیا۔ اور وجوہات کی ایک مختصر سی فہرست تیار کر لی اور فرمایا کہ بات یہ ہے کہ

"۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد طبیعتوں میں ایک طرح کی مایوسی تھی ایک طرف انگریز اور امریکہ کے پھیلائے ہوئے پادری اسلام پر حملہ کر رہے تھے۔ دوسری طرف دیانند اسلام کے خلاف زہر اگل رہا تھا۔ مولانا محمد علی مونگیری۔ مولوی ثناء اللہ صاحب مرحوم اور قاضی سلیمان صاحب سلمان پوری ان کے جواب میں سنجیدہ اور متین علمی لٹریچر کا انبار لگا رہے تھے مگر اس میں وہ ادعائیت تھی جس سے ہمیشہ مسلمانوں نے دھوکہ کھایا — مرزا صاحب نے اس نفسیاتی ماحول سے فائدہ اٹھایا اور حامی اسلام کے روپ میں میدان مناظرہ میں کود پڑے۔ اور پھر ادعا و لاف زنی کے ایسے ایسے کرشمے دکھائے کہ یہ حضرات اس فن میں ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ انگریز کے دامن فتنہ پرور نے اس فتنہ کو ہوا دی۔ پھر کیا تھا انگریزوں کا یہ خود کاشتہ پودا دیکھتے دیکھتے شعلہ جوالہ بن گیا۔"

(الاعتصام ۲ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

پھر خیال آیا کہ اس سے تو پوری بات نہ بنی۔ کہ سے تو شائد ساتھیوں کا مورال اور بھی گر جائے اس کمی کو پورا کرنے اور اپنے آپ کو اور اپنے دوستوں کو مزید تسلی دینے کے لئے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

"اب وہ فضا جو مرزائیت کے لئے سازگار تھی باقی نہیں رہی۔ انگریزی سرپرستی ختم ہو چکی تھی۔ پادریوں کا زور بھی ٹوٹ گیا ہے۔ مباحثہ و مناظرہ کی بساط بھی الٹ چکی ہے۔ اور چونکہ اس کے پاس کوئی پیغام نہیں۔ اس لئے یہ اب چوہدری ظفر اللہ کے انجکشنوں پر زندہ ہے۔ لہٰذا ان سے کوئی بحث اور لڑائی نہیں اور نہ اب اس سے کچھ فائدہ ہی ہے۔ ہم ان کو جھوٹے مانتے ہوئے بھی یہ رعائت ان سے برتنا چاہتے ہیں کہ انہیں اقلیت کی حیثیت سے آئندہ دستور میں جگہ دی جاسکے۔"

(الاعتصام ۲ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

ساتھیوں نے پوچھا تھا کہ دیکھو یہ تو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ احمدیت دیکھتے ہی دیکھتے شعلہ جوالہ بن گئی ہے۔ اور ہم بھی دیکھ رہے ہیں کہ احمدیت نے ساری دنیا میں اپنے مشن قائم کر لئے ہیں ایشیا افریقہ۔ یورپ۔ امریکہ کوئی بھی تو براعظم نہیں جہاں وہ قرآن کریم لے کر نہ پہنچ گئے ہوں۔ اس شعلہ جوالہ کی تمازت تو دنیا کے دور دور کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اور افریقہ کے حبشیوں سے لے کر دانا یان مغرب تک حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں۔ آپ کس طرح کہتے ہیں کہ یہ کھوکھلا مذہب ہے اگر یہ کھوکھلا مذہب اتنا کچھ کر سکتا ہے تو آپ کے اپنے ٹھوس مذہب کو تو اس سے بہت زیادہ کر کے دکھانا چاہیئے تھا۔ آخر معاملہ کیا ہے؟ کچھ ہمیں بھی تو معلوم ہو؟ تو ساتھیوں کے اس استفسار پر مولوی محمد حنیف صاحب ان کی تسلی فرماتے ہیں ذرا ٹھہرو چند ہی دن ہیں ہم اس تمام تبلیغی عمارت کو نیچے گرا دیں گے۔ اسکو تہس نہس کر کے رکھ دینگے دیکھو اب انگریز چلے گئے ہیں۔ حکومت کی عنان ہمارے ہم مذہبوں کے ہاتھ میں آ گئی ہے پادری بھی یہاں نہیں رہے۔ جن سے احمدی مناظرے کر کے ان کو شکستیں دیں اور لوگ متاثر ہو سکیں اور یہ تو ہم نے کہہ دیا ہے کہ احمدیت کے پاس کوئی پیغام نہیں۔ اور یہ جو اس میں زندگی کے آثار تم دیکھتے ہو۔ یہ صرف اس وجہ سے ہیں کہ چوہدری ظفر اللہ جو پاکستان کے وزیر خارجہ ہیں اسکو انجکشن لگا لگا کر زندہ رکھے جا رہے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں احمدیت سے کوئی بحث مباحثہ نہ کریں۔ یہ تو اب تم دیکھو گے کہ خود بخود مر جائیگی ہم نے ایک مجرب تیر بہدف نسخہ معلوم کر لیا ہے حکومت اپنے بھائیوں کی ہے۔ ان سے زور دے کر احمدیت کو اقلیت قرار دلائیں گے۔ اس کا فوری نتیجہ یہ ہوگا کہ چوہدری ظفر اللہ وزارت خارجہ سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ یا کم سے کم ان سے وہ انجکشن آسانی سے چھینے جا سکیں گے۔ جن سے وہ احمدیت کو زندہ رکھ رہے ہیں۔ اور پھر ہم یہ انجکشن اہلحدیث کو زندہ کرنے کے لئے استعمال کریں گے۔ ادھر احمدیت مرتی جائیگی اور اہلحدیث زندہ ہوتے چلے جائیں گے یہی وہ فارمولا ہے۔ جو مرزا غلام احمد (علیہ السلام) بانی احمدیت نے عیسائیت کو مارنے کے لئے بنایا تھا۔ جیسا کہ اس نے کہا ہے۔

عیسائیوں کے خدا کو مار دو تاکہ

اسلام زندہ ہو۔

اسی طرح ہمارا فارمولا یہ ہے۔

احمدیت کو مار دو تاکہ اہل حدیث زندہ ہوں

پھر ہماری "حالت منتظرہ" جاتی رہے گی۔ کیونکہ اسی وقت آسمان سے ابن مریم علیہ السلام اور زمین سے الامام المہدی ظہور فرمائیں گے۔ جو عیسائیوں اور دوسرے کافروں کے خون سے ندیاں بہا دیں گے اور ساری دنیا کی حکومت صالحین اہلحدیث کے ہاتھوں میں آ جائے گی۔ وغیرہ وغیرہ

آخر میں۔ مولوی محمد حنیف صاحب ندوی نے احمدیوں کے ساتھ رعایت برتنے کا جو وعدہ فرمایا ہے۔ ہم اس کے لئے آپکا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں اللہ تعالےٰ آپ کو احسان و اکرام کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

—— ربوہ میں ——

۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ر دسمبر کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام ربوہ مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ر دسمبر ۱۹۴۹ء منعقد ہوگا۔ (انشاءاللہ) احباب کثرت سے شامل ہو کر مستفید ہوں؀

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

لباس کے متعلق اسلامی احکامات اور ان کی حکمتیں

قرآن مجید اور احادیث الرسول کی روشنی میں

از شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ یہ کسی ایک قوم ایک ملک یا ایک زمانہ کے لئے نہیں آیا بلکہ دنیا کی تمام قوموں اور تمام ملکوں کے لئے خواہ وہ کسی زمانہ میں کیوں نہ ہوں رحمت کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کا خطاب دیا ہے۔ کیونکہ آپ کا پیغام دوسرے انبیاء کی طرح کسی خاص طبقہ کی طرف نہیں۔ بلکہ تمام دنیا آپ کے پیغام رسالت کی مخاطب تھی۔ جہاں اسلام کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ ایک عالمگیر مذہب ہے وہاں اس کا یہ بھی دعوےٰ ہے۔ کہ اس کی تعلیم بھی ایک عالمگیر تعلیم ہے۔ اور اس کی دی ہوئی تعلیم میں یہ خوبی ہے۔ کہ خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ میں اور خواہ کسی زمانہ میں پیش کی جائے۔ تو سب لوگوں کے لئے قابل عمل ہوسکتی ہے۔ اور کوئی قوم یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ اس تعلیم پر عمل کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ اسلام ایک مکمل لائحہ عمل دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس کی تعلیم ایک مکمل تعلیم ہے۔ اس کی ہدایت ایک عالمگیر ہدایت ہے، دنیا کے ہر علم اور ہر عمل کے متعلق ہم کو اسلام تعلیم دیتا ہے۔ اور اس کی روشنی میں ہم معلوم کرسکتے ہیں۔ کہ یہ کام ہمارے لئے مفید ہوگا یا مضر؟ ہمیں یہ کام کرنا چاہیئے یا نہیں اگر چاہیئے تو کس طرح سے اور اگر نہیں چاہیئے تو کیوں۔

میرے اس لکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر جزوی اور معمولی سے معمولی چیز کے متعلق اسلام مکمل احکامات دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے خزانے تو لامحدود ہیں۔ لاکھوں چیزیں ایسی ہیں۔ جن کا ہم سے پہلے لوگوں کو پتہ نہیں تھا۔ مگر اب وہ ہمارے سامنے ظاہر ہو رہی ہیں۔ کروڑوں اور اربوں چیزیں ایسی ہونگی۔ جن کا ہم کو پتہ نہیں۔ لیکن ہماری آئندہ نسلوں پر وہ ظاہر ہو جائیں گی۔ تو جو چیزیں ظاہر ہی نہیں ہیں۔ ان کے متعلق حکم کس طرح دیا جاسکتا ہے۔ بلکہ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام نے ایسے اصول مقرر کر دیئے ہیں۔ جن کی روشنی میں ہم کو ہر علم کا پتہ لگ سکتا ہے اور ہر عمل کے متعلق ہم اپنا راستہ معین کرسکتے ہیں۔

اسلام کے مقابلہ پر جب ہم دوسرے مذاہب کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ ان کی تعلیم بالکل ادھوری اور نامکمل ہے۔ وہاں پر جزئیات پر تو بیشک بحث کر دی جاتی ہے۔ لیکن ایک مکمل ضابطہ حیات ایسے اصول جن پر ہر قسم کی جزئیات کو پرکھا جاسکے وہاں نہیں پائے جاتے۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ مذاہب چند محدود قوموں اور محدود زمانہ کے لئے آتے تھے۔ اور انہی قوموں کے طور طریق، ڈھنگ اور اطوار کو مدنظر رکھتے تھے۔ اس لئے انکی تعلیم عالمگیر تعلیم نہ ہوتی تھی۔ بلکہ محدود۔ یہ فخر اسلام اور صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ اسلام کی مکمل تعلیم کی اس خوبی کا اعتراف اپنوں کو ہی نہیں بلکہ ان دشمنوں کو بھی ہے۔ جن کی تمام عمر اسلام کی مخالفت میں ہی گزری۔ اور سوائے اسلام سے بغض و عناد کے اور ان کا کوئی کام تھا ہی نہیں۔ اس بارے میں ترمذی کی یہ روایت غور کرنے کے قابل ہے قیل لسلمان قد علمکم نبیکم کل شیء حتی الخراءۃ یعنی ایک یہودی نے حضرت سلمانؓ سے کہا کہ تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) نے تمہیں ہر چیز سکھا دی ہے حتیٰ کہ پاخانہ وغیرہ بیٹھنا بھی

اگر ہم قرآن مجید اور احادیث رسول کا بغور مطالعہ کریں۔ تو ہمارے لئے یہ بات روشن ہوجائے گی کہ اسلام کی تعلیم ایک مکمل تعلیم ہے۔ اسلام کا ضابطہ حیات ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور اسلام کا پیش کردہ لائحہ عمل ایک مکمل لائحہ عمل ہے۔

لباس انسانی زندگی کا ایک ضروری جزو ہے۔ ممکن نہیں کہ اسلام نے اس کے متعلق احکامات نہ دیئے ہوں۔ اسلام نے انسان کے لئے ایک نقطہ مرکزیہ قرار دیا ہے۔ وہ نقطہ مرکزیہ یہ ہے۔ کہ وہ ہر کام میں خدا تعالےٰ ہی کو مدنظر رکھے۔ اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔ خدا تعالےٰ سے تعلق رکھ کر ہی انسان اس کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک طریقہ بتلا دیا ہے کہ ہر کام کرنے سے پہلے اس کے بندے کو دعا کر لینی چاہیئے۔ اس میں ہمیں یہ سبق سکھلایا گیا ہے کہ انسان غلطی کا پتلا ہے۔ خدا ہی جان سکتا ہے کہ کونسا کام اس کے لئے مفید ہوسکتا ہے اور کونسا نہیں۔ اس لئے اس نے دعا کرنے کا حکم دیا تا بندے کے دل میں یہ احساس پیدا ہو۔ کہ کسی کام کا میرے حق میں مفید یا مضر ہونا خدا تعالےٰ ہی کی مرضی پر موقوف ہے۔ اور دعا کے ذریعہ سے ہی خدا تعالےٰ کے رحم کو اپنی طرف کھینچا جاسکتا ہے۔ اس طرح سے وہ غرور جو انسان کو اچھی چیزیں مہیا ہیں۔ بڑا مرتبہ حاصل ہونا فطری استعدادوں کے اپنے اندر اعلےٰ طور پر موجود ہونے کی وجہ سے پیدا ہوسکتا ہے مٹ جائے۔ اس میں تکبر و ریا پیدا ہو جانے کی بجائے خشوع و خضوع۔ تذلل، انکساری، عاجزی اور فروتنی پیدا ہو۔ اور وہ خدا تعالےٰ کا حقیقی بندہ اور سچا پرستار بنکر اس دنیا میں رہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔

عن النعمان بن بشیر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الدعا ھو العبادۃ ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دعا دراصل عبادت ہی ہے۔ اس کی تائید میں حضور نے دو آیات قرآنیہ بھی پڑھیں۔ ایک میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ دوسری میں فرماتا ہے کہ جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت میں کوتاہی کرتے ہیں۔ تو وہ ذلیل ہوکر جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

جہاں دوسرے کاموں کے شروع کرنے سے پہلے اسلام نے دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہاں لباس پہننے سے پہلے بھی دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداءً ثم یقول اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذبک من شرہ وشر ما صنع لہ (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی نیا کپڑا پہنتے تو پہلے اس کپڑے کا نام لیتے جو پہنا تھا پھر فرماتے تھے کہ اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں۔ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے مانگتا ہوں۔ اسی طرح میں تجھ سے اس سے پیدا شدہ اگر کوئی برائی ہوسکتی ہے تو اس سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے پناہ چاہتا ہوں

مسلمانوں نے جہاں اسلام کے اور احکامات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ وہاں کثرت دعا کو بھی پس پشت ڈال دیا ہے حالانکہ اس اہم فریضہ کو کسی صورت میں بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ بعض رہبانیت پسند مسلمانوں کا خیال ہے کہ اسلام اچھے کپڑے پہننے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ اسلام تو یہ چاہتا ہے کہ لوگ فقیروں، مفلسوں اور محتاجوں کی طرح چیتھڑوں میں ملبوس پھٹے پرانے میلے کچیلے کپڑے میں کپڑے پہنے پھرتے رہیں۔ ہر چند کہ یہ بات اخلاق کے لحاظ سے بھی سخت ناپسندیدہ ہے اور کوئی شریف انسان اس صورت حال کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن اسلامی تعلیم پر غور کرنے سے بھی ہمیں یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ اسلام ہرگز اس بات کا حکم نہیں دیتا کہ سب لوگ اس طرح کا لباس پہنا کریں اور جان بوجھ کر اپنے آپ کو چیتھڑوں میں ملبوس رکھیں۔

اسلام ہر چیز میں صفائی رکھنے اور پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ جب لباس کا نمبر آئے تو وہ اپنی بیان کردہ تعلیم کے بالکل الٹ احکامات جاری کردے۔ صفائی کے متعلق حدیث میں آتا ہے عن صالح بن ابی حسین قال سمعت سعید بن المسیب یقول ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ کریم یحب الکرم جواد یحب الجود فنظفوا افنیتکم ولا تشبھوا بالیھود (ترمذی جلد دوم کتاب الاستیذان والاداب) یعنی اللہ تعالےٰ پاک ہے پاکی کو پسند کرتا ہے۔ نظیف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے۔ بڑا بخشش کرنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے اے مسلمانو تم اپنے گھروں کو ان کے صحنوں کو پاک صاف رکھا کرو اور یہود کے مشابہ نہ بن جاؤ جو اپنے صحنوں کو کوڑا کرکٹ سے گندہ رکھتے ہیں

وہ مشہور حدیث تو زبان زد خلائق ہی ہے کہ النظافۃ من الایمان یعنی صفائی ایمان کا ایک جزو ہے۔

روحانی صفائی کیلئے ضروری ہے کہ جسمانی صفائی بھی رکھی جائے اگر جسمانی صفائی رکھنے بغیر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں اپنی روحانی صفائی کر لوں گا تو وہ سخت غلطی خوردہ ہے۔ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ اگر ظاہر ٹھیک ہو تو باطن بھی ٹھیک ہوگا۔ لیکن اگر ظاہر ہی ٹھیک نہ ہو تو باطن بھی ٹھیک نہ ہوگا۔ خدا تعالےٰ ہرگز اس بات کو نہیں چاہتا کہ اس کے بندے بری حالت میں گلی کوچوں بازاروں اور سڑکوں پر پھریں۔ کسی کے سر پر ٹوپی نہ ہو کسی کے پیر میں جوتا نہ ہو۔ کسی کی قمیص غائب ہو تو کسی کا پاجامہ اور اگر ہوں تو ان کے چیتھڑے اڑے ہوئے ہوں

خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید یعنی اے مسلمانو! اگر تم میری دی ہوئی نعمتوں کا شکر بجالاؤ گے تو میں تمہیں زیادہ سے زیادہ نعمتیں عطا کروں گا لیکن اگر تم ناشکری کرو گے تو پھر ایسے لوگوں کیلئے میرا عذاب بہت سخت ہے۔ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر اس طور سے بھی ادا ہوتا ہے۔ کہ انسان ان کا استعمال کرے۔ ان کو کام میں لائے۔ اور ناشکری میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانا ترک کردے۔ اس بات کی تائید مندرجہ ذیل حدیث کرتی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب

ان یراثر نعمتہ علی عبدہ۔ (ترمذی کتاب اللباس)
سو اگر خدا تعالیٰ نے کسی کو یہ توفیق دی ہے۔ کہ وہ اچھے کپڑے بنا سکتا ہے۔ اور وہ نہیں بناتا۔ بلکہ پھٹے حالوں پھرتا رہتا ہے۔ اسکو سوچنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ اس سے محبت کرے یا نہیں۔

قرآن مجید میں ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد - یعنی جب مسجد میں آؤ۔ تو اس وقت اپنی زینت کا خیال رکھا کرو۔ کیونکہ اس وقت تم سب سے بڑے شہنشاہ کے دربار میں حاضری کی غرض سے جا رہے ہو۔ یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ مسجد میں زینت وہی شخص پانچوں وقت کر کے آئیگا۔ جس نے پہلے سے اپنی زینت کا خیال رکھا ہوگا۔ جس نے پہلے سے ہی اپنی زینت کا خیال نہ رکھا ہوگا۔ وہ عین وقت پر کس طرح اپنے کپڑوں کو ٹھیک ٹھاک کر سکتا ہے۔ اس کے لئے تو ضروری ہے۔ کہ وہ ہر وقت ایسے کپڑے پہنے رہے۔ جو نہایت درجہ کے صاف ستھرے ہوں۔

لباس کے پاک و صاف رکھنے کے متعلق چند اور احادیث بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ بنی انمار .... وعندنا صاحب لنا .... علیہ بردان لہ قد خلقا قال فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ فقال اما لہ ثوبان غیر ھذین فقلت بلیٰ یا رسول اللہ لہ ثوبان فی العیبۃ کسوتہ ایاھما قال فادعہ فمرہ فلیلبسھا قال فدعوتہ فلبسھما
(موطا امام مالک جلد دوم کتاب الجامع)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم غزوہ بنی انمار میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا۔ جو پرانی اور بوسیدہ چادریں پہنے ہوئے تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ کہ کیا اس شخص کے پاس ان چادروں کے علاوہ اور کوئی سے دو کپڑے نہیں ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضور ہیں۔ اور میں نے ہی اس کو تیار کر کے دیئے ہیں۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ اسکو بلاؤ اور حکم دو۔ کہ وہ ان دونوں کپڑوں کو پہنے۔ حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے اس کو بلا کر یہ حکم سنایا۔ جس پر اس نے وہ کپڑے پہن لئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ مشہور ہے۔ کہ وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے رہتے تھے۔ اس بارے میں حضرت عمر رضؓ کا ارشاد بھی سن لیجئے۔

عن ابی سیرین قال قال عمر بن الخطاب اذا وسع اللہ علیکم فاوسعوا علیٰ انفسکم جمع رجل علیہ ثیابہ (موطا امام مالک جلد دوم کتاب الجامع)
ابن سیرین روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر بن خطاب رضؓ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت دے۔ تو اسی وسعت کی وجہ سے تم اپنے بدن پر بھی خرچ کیا کرو۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ آدمی اپنے کپڑوں کا اچھی طرح خیال رکھے۔

ایک دوسری جگہ پر حضرت عمر رضؓ ہی فرماتے ہیں۔ انی لاحب ان انظر الی القاری ابیض الثیاب یعنی میں اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں۔ کہ میں قاری کو سفید کپڑوں میں دیکھوں۔

ان سب آیات اور احادیث کو ایک نظر دیکھنے سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ اسلام مسلمانوں کو یہ حکم دیتا ہے۔ کہ وہ صاف ستھرے پاک صاف اور اپنی اپنی وسعت کے مطابق اچھا لباس پہنے۔ اسلام اس سے روکتا ہرگز نہیں۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بڑھیا کپڑے پہننے میں اس قدر افراط برتے کہ اگر کپڑا ذرا سا خراب یا میلا ہو جائے۔ یا کہیں سے پھٹ جائے۔ تو آج کل کے فیشن زدہ نوجوانوں کی طرح فوراً اس کپڑے کو خیرباد کہہ دے۔ اس طرح کرنا فضول خرچی میں داخل ہے۔ اور فضول خرچ لوگوں کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے۔ ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین - ان الشیطن کان لربہ کفورا۔ یعنی فضول خرچی نہ کیا کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہوتے ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہوتا ہے۔ بعض امارت پسند لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے کپڑے پہنے پھریں۔ جن میں پیوند لگا ہوا ہو۔ حالانکہ یہ کوئی ذلت کی بات نہیں۔ ہاں اگر امارت کی بو میں آ کر کپڑا ذرا سا پھٹ جانے پر اس کو اٹھا کر پھینک دیا۔ تو یہ فعل تکبر کے لئے ایک راہ کھول دے گا۔ حضرت عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں۔ کہ

قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اردت اللحوق بی فلیکفک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ -
(ترمذی کتاب اللباس)

یعنی مجھ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو۔ تو تمہیں دنیا میں صرف اتنا ہی خرچ کافی ہونا چاہیئے۔ جتنا ایک سوار کو سفر میں اس کا توشہ کافی ہوتا ہے۔ ہمیشہ دولتمندوں کی صحبت سے بچنا چاہیئے۔ کسی کپڑے کو میلا ہونے کے سبب نہ پھینکو جب تک اس میں پیوند نہ لگالو۔

حضرت انس رضؓ بیان فرماتے ہیں۔ رایت عمر بن الخطاب وھو یومئذ امیر المدینۃ وقد رقع بین کتفیہ برقاع ثلاث۔
(ترمذی کتاب اللباس)

یعنی میں نے حضرت عمر بن خطاب رضؓ کو اس حال میں کہ وہ مدینہ کے امیر تھے۔ دیکھا۔ کہ آپ نے اپنے کندھوں کے درمیان تین جگہ پیوند لگایا ہوا تھا۔

یہ اس شخص کا حال تھا۔ جو عالم اسلام کا بادشاہ اور خلیفہ تھا۔ جب وہ شخص پیوند لگانے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔ تو ہم کون ہیں جو اس میں ذلت محسوس کریں اور سمجھیں۔ کہ پیوند لگانا صرف انہی لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو بہت غریب ہوں۔ اور جن کے پہننے کے لئے کوئی اور کپڑا نہ ہو۔ ہاں یہ بات ضروری ہے۔ کہ خواہ کتنے ہی پیوند کیوں نہ لگے ہوں۔ مرمت خواہ کتنی ہی کیوں نہ کی گئی ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن کپڑا بہرحال پاکیزہ اور صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ اسلام کہتا ہے۔ کہ کپڑا بے شک سادہ ہو۔ لیکن ہو صاف ستھرا۔ جہاں اسلام تفریط سے منع کرتا ہے۔ وہاں وہ افراط سے بھی منع کرتا ہے۔ اسی لئے جہاں وہ یہ حکم دیتا ہے۔ کہ آدمی اپنی حیثیت کے مطابق کپڑوں پر خرچ کرے۔ اور برے حال میں نہ پھرتا رہے۔ وہاں وہ یہ بھی پسند نہیں کرتا۔ کہ لباس فاخرہ اس کے بدن پر ہو۔ کیونکہ لباس فاخرہ سے تکبر و غرور انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔

چنانچہ اسلام مردوں کے لئے ریشم کے کپڑے زربفت اور کمخواب جیسے قیمتی کپڑوں کے لباس سونے کی انگوٹھیاں پہننے کو منع فرماتا ہے۔ اس باب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے کئی احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں

(۱) عن عبد اللہ بن عمران عمر بن الخطاب رای حلۃ سیراء تباع عند باب المسجد فقال یا رسول اللہ لو اشتریت ھذہ الحلۃ فلبستھا یوما لجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما یلبس ھذہ من لا خلاق لہ فی الآخرۃ
(بخاری جلد چہارم کتاب اللباس)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ بیان فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رضؓ نے ایک ریشمی حلہ مسجد نبوی کے قریب بکتا ہوا دیکھا۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے کہا۔ کہ کیوں نہ حضور اس حلہ کو خرید لیں۔ اور اس کو جمعہ کے روز اور جب آپ کے پاس باہر سے وفود آیا کریں۔ تو پہنا کریں۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ اس کپڑے کو وہی شخص پہنے گا۔ جس کا آخرت میں جنت سے کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

(۲) عن ابی موسیٰ الاشعری ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال حرم لباس الحریر والذھب علیٰ ذکور امتی واحل لاناثھم
(ترمذی جلد اول کتاب اللباس)

ترجمہ:۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ریشم اور سونے کا لباس میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔ ہاں ان کی عورتوں کے واسطے حلال ہے۔

(۳) عن علی بن ابی طالب قال نہانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب وعن لباس القسی وعن القراءۃ فی الرکوع والسجود وعن لبس المعصفر۔
(ترمذی جلد اول کتاب اللباس)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مجھے مندرجہ ذیل چیزوں سے منع فرمایا۔ (۱) سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) قسی کے پہننے سے (۳) رکوع و سجود میں قراءت پڑھنے سے اور معصفر پہننے سے۔

ریشم وغیرہ پہننے کی ممانعت کی ایک وجہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ یعنی اس سے تکبر اور غرور انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اسلام ان چیزوں سے بھی روکتا ہے۔ جو بدی کی محرک بن جاتی ہیں۔ اس لئے اس نے ریشم وغیرہ پہننے سے بھی منع فرما دیا۔ کیونکہ جب انسان ان کو پہنے گا۔ تو لا محالہ اس کے دل میں کچھ نہ کچھ بڑائی پیدا ہوگی۔ اور یہی بڑائی کا احساس اسکو تکبر کی طرف لے جائیگا۔

اس وجہ کے علاوہ ایک اور وجہ سے بھی ریشم کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ وہ ہے اس لباس کے ذریعہ سے حد سے زیادہ آرام طلبی پیدا ہونا۔ ریشم کا لباس چونکہ بہت ہی نرم ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب انسان اسکو پہنتا ہے۔ تو اسکی طبعی خاصیت کی وجہ سے اس میں آرام طلبی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص یہ لباس پہننے کا عادی ہو جائے وہ کوئی محنت مشقت کا کام نہیں کر سکتا۔ لیکن اسلام ہرگز یہ نہیں چاہتا۔ کہ آدمی نکھٹوؤں کی طرح سارا دن آرام سے بیٹھا چوپال میں حقہ پی کر مکھیاں مارا کرے بلکہ وہ تو اپنے ماننے والوں سے زبردست محنت و مشقت کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ اپنے پیروؤں سے ان قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ جو ایک آرام طلب آدمی کبھی بھی نہیں دے سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے عورتوں کو ریشم پہننے کی اجازت دے دی ہے۔ کیونکہ عورت فطرتاً نرم و نازک ہوتی ہے۔ وہ محنت مشقت کا کام کر بھی نہیں سکتی۔ خدا نے اسکو گھر کے کام کاج کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اگر وہ ریشم وغیرہ کا استعمال کرے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

اسلام ایک فطری مذہب ہے۔ کوئی پابندی وہ انسان پر اسی حد تک عائد کرتا ہے۔ جس حد تک برداشت کرنے کی اس میں طاقت ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس میں طاقت نہیں ہوتی۔ تو اسلام مجبور نہیں کرتا۔ کہ وہ ضرور اس حکم کو بجا ہی لائے۔ اسی طرح اگر اس نے کسی چیز کو استعمال کرنے سے منع کیا ہوا ہے۔ لیکن وہ دیکھتا ہے۔ کہ ایک موقع ایسا آگیا ہے۔ کہ اس چیز کو استعمال کرنا ناگزیر ہو گیا ہے۔ تو اس وقت کے لئے وہ اپنی ممانعت کو روک دیتا ہے۔ اور انسان کو اجازت دیتا ہے۔ کہ اس چیز کو استعمال میں لے آئے۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ وہ استعمال ناجائز حد تک نہ ہو۔ یہ وہ خوبی ہے۔ جو اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں نہیں۔ چنانچہ ریشم کے باب میں بھی یہی ہے۔ اسلام نے اس سے مردوں کو منع کیا ہوا ہے۔ لیکن ضرورت کے اوقات میں اسکی اجازت بھی دیدی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔

عن انس ان عبد الرحمٰن بن عوف والزبیر بن العوام شکوا القمل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ لھما فرخص لھما فی القمص الحریر قال ورأیتہ علیھما (ترمذی جلد اول کتاب اللباس)

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک جہاد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام نے جوئیں پڑ جانے کی تکلیف بیان کی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دے دی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان دونوں کو ریشم کی قمیص پہنے ہوئے دیکھا تھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود ممانعت کے اگر انسان کے جوئیں پڑ جائیں یا کھجلی ہو جائے تو اس وقت اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ ریشم کا کپڑا پہن لے۔ کیونکہ ریشم کے کپڑے پر کوئی جوں وغیرہ نہیں چڑھ سکتی اور اگر چڑھتی ہے تو پھسل کر گر جاتی ہے

ایک اور چیز ہے جس کے متعلق میں کچھ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے جو ٹخنوں سے نیچے تک ہو حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایسا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے جب تکبر کی وجہ سے اس کو نیچے لٹکایا ہوا ہو جیسا کہ اکثر امرا کی یہ عادت ہوتی ہے اور بعض نوابوں اور بادشاہوں کے متعلق سنا جاتا ہے کہ ان کے کپڑے کا بہت بڑا حصہ نیچے لٹکا ہوتا تھا اور ان کے خادم اس لٹکتے ہوئے حصے کو اپنے ہاتھوں سے تھام کر مؤدبانہ ان کے پیچھے چلتے تھے۔ لیکن جہاں ایسی حالت نہ ہو بلکہ اضطراری طور پر کپڑا اس حد سے نیچے لٹکتا ہے تو لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا کے مطابق اسلام اس کو وہ کپڑا پہننے کی اجازت دے دیتا ہے اور اس سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ وہ فی الفور اس کپڑے کو اتار ڈالے۔ میری اس بات کی تائید رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور صحابہ کرام کے عمل سے بھی ہوتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یجر ثوبہ خیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ (مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ کتاب الجامع) حضرت عبداللہ بن عمر بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آدمی جو اپنے کپڑے کو تکبر کی وجہ سے نیچے لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کریگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وعید صرف انہی لوگوں کے لئے ہے جو تکبر کی غرض سے اپنے کپڑے کو نیچے لٹکاتے ہیں۔ لیکن جن کا مقصد ایسا نہ ہو تو اس کیلئے یہ حکم نہیں۔

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔

عن عبد الرحمٰن قال سألت ابا سعید الخدری عن الازار فقال انا اخبرک بعلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الازار یقول ازرۃ المومنین الی انصاف ساقیہ لا جناح علیہ فیما بینہ وبین الکعبین ما اسفل من ذالک ففی النار لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی من یجر ازارہ بطرا (مؤطا امام مالک کتاب الجامع)

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن نے حضرت ابو سعید خدری سے ازار کے پہننے کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضورؐ فرماتے تھے کہ مومن کے ازار جو نصف پنڈلیوں اور ٹخنوں کے درمیان تک ہوں ان کے پہننے میں کوئی حرج نہیں لیکن جو حصہ اس کے نیچے ہو جائے گا وہ آگ میں ہوگا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اس شخص پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو اپنے آزار کو فخر اور تکبر کی غرض سے نیچے لٹکائے گا۔

اس حدیث کا پہلا حصہ پڑھنے سے قاری کے دل میں معاً یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک شخص کو بلا کسی استثنار کے ایسا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے جو ٹخنوں سے نیچا ہو۔ لیکن اگلے فقرہ سے اس بات کی صراحت ہو جاتی ہے کہ حضورؐ کا یہ حکم زیادہ تر انہی لوگوں کے متعلق ہے جو تکبر کی راہ سے اپنے کپڑوں کو لٹکاتے ہیں۔

اس پر اگر کوئی اصرار کرے کہ نہیں یہ حکم بلا استثناء سب مسلمانوں کے لئے ہے تو اس کے شبہ کے ازالہ کیلئے مندرجہ ذیل حدیث پیش کی جاتی ہے۔

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ فقال ابو بکر ان احد شقی ثوبی لیسترخی الا ان اتعاھد ذالک منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لست تصنع ذالک خیلاء (بخاری جلد دوم کتاب المناقب) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنا کپڑا از راہ تکبر لٹکایا تو اللہ تعالےٰ اس پر قیامت کے دن رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ باوجود خیال رکھنے کے میرے کپڑے کا ایک حصہ نیچے لٹکتا رہتا ہے حضور نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم یہ تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ بلا وجہ کپڑا نیچے لٹکانا پسندیدہ نہیں اور مجبوری ہی کی حالت میں ایسے شخص کو مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے۔

لباس پہننے میں سب سے ضروری بات یہ ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ لباس ایسا ہو جو پوری طرح ستر ڈھک سکتا ہو۔ اگر ایسا کپڑا پہنا جائے جس سے ستر نہ ڈھپ سکے تو اس لباس کے پہننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ بات عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے ہے۔ وہ عورتیں جو ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے ان کا گریبان اور سینے کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے وہ لباس ستر پوشی نہیں کرتا اور عورت کو ایسا لباس پہننا جائز نہیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ لباس ایسا نہ ہو جو نماز پڑھنے میں روک ہو اور اس کی وجہ سے نماز کے بعض ارکان ادا نہ کئے جا سکیں۔ اسی ذیل میں لباس کا پاک صاف اور نجاست سے پاک ہونا بھی آجاتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل بثوبہ لیس علی فرجہ منہ شیئی (ترمذی جلد اول کتاب اللباس) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ایک تو سب بدن پر کپڑا لپیٹ کر اوڑھنے سے کہ جس کی وجہ سے نماز یا کسی اور کام کے واسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکیں۔ دوسرے یہ کہ مرد اسی طرح ...... بیٹھے کہ اس کی شرم گاہ پر اس کپڑے سے کچھ نہ ہو۔

اس حدیث سے اس بات کا بھی حل ہو گیا جو اکثر لوگ پوچھتے رہتے ہیں کہ کیا انگریزی لباس پہننا جائز ہے۔ علاوہ اس بات کے کہ ہم لوگوں کیلئے یہ بات نہایت ہی ناپسندیدہ ہے کہ ہم محض یورپ کی تقلید میں اپنے قومی لباس کو چھوڑ کر ایسی قوم کا لباس پہننے لگیں جس نے کبھی ہم کو غلام بنایا ہوا تھا۔ اور آج وہ لباس پہننا سارے دنیا کے سامنے اپنی غلامی کا اقرار کرنا اور احساس کمزوری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرما دیا ہے کہ من تشبہ بقوم فھو منھم کہ جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ انہی میں سے شمار کئے جانے کا مستحق ہے لیکن جو حدیث اوپر بیان کی گئی ہے اس کی روشنی میں اس مسئلہ کو حل کرنا ہمارے لئے بالکل صاف ہو گیا ہے۔ حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام کا منشا یہ ہے کہ آدمی کو ایسا کپڑا نہ پہننا چاہیئے جو نماز پڑھنے میں روک ہو اور جس سے نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ ہو سکتے ہوں۔ یہ صاف بات ہے کہ انگریزی لباس کے ذریعہ سے نماز پڑھنا بہت ہی مشکل ہے۔ جب آدمی پتلون پہنے ہوئے ہوتا ہے تو نہ تو اچھی طرح بیٹھ کر وہ وضو ہی کر سکتا ہے۔ نیز نماز میں جس وقت قعدہ بین السجدتین اور قعدہ تشہد کا وقت آتا ہے تو اس کے لئے اچھی طرح بیٹھنا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام کا منشا یہ ہے کہ آدمی ایسا لباس پہنے جس سے کہ نماز کے سارے ارکان بخوبی ادا ہو سکیں۔ اب ایک عقلمند اچھی طرح اس بات کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس کیلئے انگریزی لباس پہننا کہاں تک جائز ہو سکتا ہے جبکہ اس کو نماز کیلئے پانچوں وقت مسجد میں آنا ہی ہوتا ہے۔ نماز کے وقت یہ لباس اتنا تکلیف دہ ہوتا ہے کہ یقین ہے کہ جب یورپ کثرت سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائیگا تو اسی وقت کے پیش نظر اس کو اپنے موجودہ لباس خصوصاً پتلون کو خیرباد کہنا پڑے گا اور اس کی جگہ ایسا لباس اختیار کرنا پڑیگا جس سے وہ لوگ اچھی طرح نماز ادا کر سکیں۔

لباس کے متعلق میں ایک آخری بات پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ لباس پہننے میں میانہ روی اور وقار کو بہت ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ قمیص پہنی ہوئی ہے مگر اس کے بٹن سارے کے سارے کھلے ہیں اور آستینیں لٹک رہی ہیں۔ یا پاجامہ کا کمر بند لٹک رہا ہے۔ اسلام نے وقار کو بیحد ہی ملحوظ رکھا ہے چنانچہ یہ حکم ہے کہ جب نماز ہو رہی ہو اور کوئی شخص پیچھے سے آئے تو وہ دوڑ کر ہرگز شامل نہ ہو خواہ اس کی وہ رکعت ہی کیوں نہ جاتی ہو بلکہ اپنی پچھلی چال سے ہی چل کر وقار اور سکینت سے نماز میں شامل ہو۔ اس بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بالوقار والسکینۃ یعنی اے مسلمانو! تمہیں وقار اور سکینت اختیار کرنی چاہیئے۔

لباس میں وقار کو ملحوظ خاطر رکھنے کے متعلق بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات لکھے دیتا ہوں تا ناظرین کو پتہ لگ جائے کہ اسلام کس طرح چھوٹی چھوٹی مگر دور رس نتائج رکھنے والی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینتعل الرجل وھو قائم (ترمذی کتاب اللباس) یعنی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر جوتے پہنے۔ یہ نہی اس موقعہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جب جوتا ایسا تنگ ہو کہ وہ کھڑے ہو کر بڑی مشکل سے پہنا جا سکے۔ دوسری حدیث ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشی احدکم فی نعل واحد لینعلھما جمیعا او لیحفھما جمیعا (بخاری جلد چہارم کتاب اللباس) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک جوتی پہن کر نہ چلے بلکہ یا تو دونوں جوتیاں پہنے اور یا دونوں اتار دے۔

سبحان اللہ کس قدر پاکیزہ تعلیم ہے یہ بات وقار کے کتنی خلاف ہے کہ ایک جوتا پہنا ہوا ہے اور ایک پاؤں ننگا ہے اور سڑک پر چلے جا رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف جوتے ہی کی مثال دی ہے لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جس امر کو ملحوظ رکھ کر کوئی حکم کسی جگہ کے لئے دیا جاتا ہے اگر وہی امر کسی دوسری جگہ اسی صورت میں پایا جائے تو وہ حکم جو پہلی جگہ دیا گیا تھا بعینہٖ وہی حکم اب دوسری جگہ دیا ... سو جب ہم دیکھیں گے کہ کسی اور طرح سے انسان فرق آتا ہے تو ہم وہاں بھی اس کا اسی طرح سدباب کریں گے جس طرح ہمارے یہاں کہا کہ ایک جوتا پہن کر چلنا پھرنا منع کر دیا۔ یہ لباس کے متعلق اسلامی احکامات کا ایک مختصر ... خاکہ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے جس سے ناظرین کو پتہ چل گیا ہوگا کہ کس طرح اسلام کی نظر اس طرف رہتی ہے کہ جو حکم وہ

احمدی بچوں سے خطاب

(از مکرم محمد علی صاحب فیروزپوری حال لاہور چھاؤنی)

پیارے بچو! تمہیں شاید علم ہو کہ دنیا میں جس مذہب کے اندر کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کے پیدا ہوتے ہی اس کے والدین بچہ کی خیر و برکت کے لئے اپنے کسی نہ کسی مذہبی عقیدے کے بناء پر کچھ نہ کچھ رسوم ادا کرتے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ بچہ کی زبان پر اوم کا لفظ لکھتے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کا رواج ہے کہ نوزائیدہ بچے کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ مسلمانوں میں بھی یہ سنت رسول جاری ہے۔ کہ جب ان کے ہاں بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ کان میں اذان دیتے ہیں۔

ان تمام رسومات کا مقصد بچہ کی آئندہ زندگی کو ملک قوم و مذہب کے لئے مفید اور بابرکت بنانا ہوتا ہے مگر پیارے بچو۔ تمہارے کانوں میں جو اذان دی گئی تھی سو وہ صرف اذان ہی نہیں تھی۔ بلکہ یہ تمہاری آئندہ زندگی کا ایک اہم ضروری پروگرام تھا۔ جو اس وقت تمہارے کانوں میں سنایا گیا تھا۔ جب کہ تم ابھی ابھی دنیا میں وارد ہوئے تھے۔ ممکن ہے تمہارے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ ہمارے عالم وجود میں آتے ہی ہمارے کان میں اذان دینے کا کیا فائدہ جبکہ ہم اس کے سمجھنے کی کوئی ہوش ہی نہیں رکھتے تھے۔ سو خوب یاد رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انسان جو دنیا کی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ ان کی کوئی بات یا ان کا کوئی حکم بلاوجہ اور بلاضرورت نہیں ہوا کرتا۔ اس کے اندر کوئی نہ کوئی مخفی حکمت ضرور ہوتی ہے۔ سچ تو اس دنیا کے سائنسدان بھی اس نتیجہ تک پہنچ گئے ہیں۔ کہ جو بات آغوش مادر میں بچہ پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ وہ اس کے بعد نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہمارے بزرگان دین نے بچہ کی صحیح تربیت کا زمانہ آغوش مادر قرار دیا۔ والدین کو بہت سی ایسی باتوں میں محتاط رہنے کا حکم دیا ہے۔ جس سے بچہ کے اخلاق پر برا اثر پڑ سکتا تھا۔ پس جو اثر بچہ آغوش مادر میں حاصل کرتا ہے۔ دراصل وہی اثر بچہ کی آئندہ زندگی کے لئے ایک ابدی اثر ہوتا ہے۔ پس تمہارے عالم وجود میں آتے ہی تمہارے کان میں اذان دینا بے فائدہ نہیں تھی۔ بلکہ اس کے اندر ایک بہت بڑی حکمت تھی جس کا ہم اختصاراً اپنے بچوں کے سامنے ذکر کرتے ہیں۔

سب سے پہلے جو تمہارے کان میں اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کی آواز ڈالی گئی تھی۔ اس کا مطلب تھا۔ اللہ ہی کی ذات سب سے بلند تر ہے۔ نیلگوں آسمان کے نیچے جو کچھ تم دیکھتے ہو ... گئے ہو۔ اس میں تم ہزاروں لاکھوں ایسے انسانوں کو دیکھو گے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ بڑائی دیتے ہوں گے۔ مگر خبردار تم بڑے ہو کر اللہ تعالیٰ ہی کو سب سے بلند تر خیال کرنا۔ اس کے بالمقابل کسی نوع کی بڑائی نہیں کرنی ہوگی۔ کیونکہ وہی تمہارا خالق و مالک ہے۔

دوسری آواز جو تمہارے کان تک پہنچائی گئی۔ وہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے)۔ اس میں تمہیں یہ نصیحت کی گئی تھی۔ کہ بڑے ہو کر تم اللہ کے سوا کسی کو اپنا معبود نہیں قرار دینا۔ کیونکہ وہ واحدہٗ لاشریک ہے

تیسری آواز:۔ اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)، اس میں تمہیں یہ بتایا گیا تھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کی امت کا تمہیں بہت بڑا فخر حاصل ہے۔ یقیناً۔ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب برحق ہیں۔ گذشتہ تمام انبیاء سے آپ کو فضیلت حاصل ہے اب تا قیامت اس نبی برحق کا فیض جاری رہے گا مگر یاد رکھنا اس بات کو بھول نہ جانا۔ آخر محمدؐ اللہ ہی کے رسول ہیں۔ آپ کی تعظیم و تکریم کا دائرہ اسی حد تک محدود رکھو۔ حد تک کہ تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام نے اجازت دی ہے۔

چوتھی اور پانچویں آواز جو تمہارے کانوں میں سنائی گئی تھی۔ وہ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح (نماز کے لئے حاضر ہو نجات پانے کے لئے آؤ) اس میں تمہیں فریضہ تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ یعنی جو صداقت تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوئی ہے اسے حاصل کر کے تمہیں بخیل بن کر گھر میں نہیں بیٹھ رہنا چاہیئے۔ بلکہ اس کو اطراف عالم تک پہنچانے کیلئے تمہیں مرد مجاہد بننا پڑے گا۔ اور کسی قربانی سے تمہیں کوئی دریغ نہ کرنا ہوگا۔

چھٹی اور ساتویں آواز میں وہی الفاظ دہرائے گئے ہیں جس کا مفہوم آواز نمبر اول اور دوم میں آ چکا ہے۔ اب ہم تم سے پوچھتے ہیں۔ کہ جو بچے بلوغت کو پہنچ چکے ہیں۔ ان میں سے کتنے ہیں جنہوں نے اپنے آقائے دوجہان صلعم کے اس تیار کردہ پروگرام پر عمل کیا۔ جو ان کو آغوش مادر میں سنایا گیا تھا۔ پیارے بچو! یاد رکھو۔ اسلام کسی قوم یا کسی خاص ملک کے لئے نہیں آیا تھا۔ بلکہ یہ تمام دنیا کی ہدایت کیلئے آیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے ایک کثیر حصہ دنیا کا اس ہدایت سے محروم ہے۔ اب ان کو ہدایت کے سرچشمہ کی طرف لانا تمہارا کام ہے۔ بجز کامل ایمان کوئی شخص قربانی نہیں کر سکتا۔ اور بغیر قربانی کوئی قوم یا مذہب زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر تم اپنے اندر سچا ایمان اور سچا یقین پیدا کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ تم سب سے پہلے خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ اور اپنے سلف صالحین کے کارناموں کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اور ان پر عمل کرو۔

تحریک جدید میں شمولیت کی شرائط

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے دفتر اول کے سولھویں اور دفتر دوم کے چھٹے سال کے اجراء کا اعلان فرما چکے ہیں۔ اس کی اطلاع احباب کرام کی خدمت میں ایک مختصر نوٹ کے ذریعہ کی جا چکی ہے۔ ذیل میں تحریک جدید میں نئے شامل ہونے والے دوستوں کی اطلاع کیلئے شمولیت کی شرائط شائع کی جاتی ہیں:۔

(۱) جو دوست پہلے سے شامل ہیں۔ وہ اس سال کا وعدہ نمایاں اضافہ کے ساتھ ارسال فرما دیں

(۲) جو دوست اس وقت تک اس مبارک تحریک میں شمولیت سے محروم ہیں۔ وہ اب دفتر دوم میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جس کا چھٹا سال اب شروع ہوا ہے۔

(۳) دفتر دوم میں شمولیت کیلئے وعدہ ایک ماہ کی آمد کے برابر ہونا چاہیئے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک مہینے کی آمد کے ¾ یا نصف کے برابر بھی وعدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سے کم کسی صورت میں نہ ہونا چاہیئے۔

(۴) طالب علم بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ ان کی ماہوار آمدن کا جیب خرچ ہوگا۔

(۵) عورتیں بھی حصہ لے سکتی ہیں۔ انکی آمدن کا وہ خرچ ہے۔ جو ان کو ان کے خاوندوں کی طرف سے ملتا ہے۔

(۶) غیر احمدی والدین کی طرف سے بھی حصہ لیا جا سکتا ہے

(۷) پانچ روپے سے کم کوئی وعدہ منظور نہ ہوگا۔

(۸) اگر آپ تحریک ستمبر میں شامل ہیں تو بھی وعدے کی اطلاع دفتر ہذا کو ملنی ضروری ہے۔

(۹) وعدہ سادہ کاغذ پر جس میں ماہوار آمد مکمل پتہ۔ وعدہ کی رقم اور تاریخ ادائیگی درج ہو۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور یا دفتر کو مقامی جماعت کی معرفت یا براہ راست بھجوایا جا سکتا ہے۔

(۱۰) وعدہ کیلئے ضروری ہے کہ اسے جلد سے جلد ادا کر دیا جائے تا وعدوں کی بناء پر آمد کا اندازہ کر کے جو بجٹ تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے پورا کرنے میں دقت نہ ہو۔ ۳۱ مارچ تک وعدہ پورا کرنے والے سابقون الاولون میں شمار ہوں گے۔ ویسے اس سال کا وعدہ پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء ہوگی۔ وعدہ قسط وار یا یکمشت حسب توفیق ادا کیا جا سکتا ہے۔

(۱۱) جو دوست دفتر دوم میں نئے شامل ہوں۔ انہیں سابقہ سالوں کے وعدے کرنے ہوں گے۔ لیکن ان کی ادائیگی کیلئے یہ رعایت مل سکتی ہے۔ کہ آئندہ ایک دو سال میں قسط وار ادا کر دیئے جائیں۔

(۱۲) وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ر دسمبر ہے۔ مجبوری کی صورت میں ۱۰ فروری تک کے وعدے منظور کئے جائیں گے۔

نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

نصابِ زکوٰۃ

جن مالوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اُن میں سے ہر ایک کے لئے شریعت نے ایک حد اور مقدار معین کر دی ہے۔ اگر اس مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔ تو اس پر واجب ہو گی۔ ایسی مقدار کو نصاب کہتے ہیں مثلاً چاندی کا نصاب ۵۲ تولہ ۶ ماشہ ہے۔ یعنی جس شخص کے پاس اس قدر یا اس سے زیادہ چاندی ہو گی وہ صاحبِ نصاب ہو گا۔ اور اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح ہر مال جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ الگ الگ نصاب مقرر ہیں۔ تفصیل کے لئے نظارت بیت المال سے رسالہ زکوٰۃ منگا کر ملاحظہ فرمالیں۔

(نظارت بیت المال)

مرکزی چندہ جات اور عہدیداران مال

نظارت بیت المال میں کبھی کبھی ایسی رپورٹیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ کہ مقامی عہدیداران مرکزی چندوں کی رقوم کو اپنے ذاتی یا جماعت کی مقامی ضروریات پر خرچ کر لیتے ہیں۔ ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) چندہ کی رقم ذاتی مصرف میں لانی سخت ممنوع ہے۔

(۲) اسی طرح کوئی جماعت مرکزی چندوں کی رقم میں سے از خود خرچ کر لینے کی مجاز نہ ہو گی۔ خواہ بامید منظوری مرکز ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) کوئی عہدہ دار جماعت مقامی چندہ کی رقم کسی کو خواہ انسپکٹر بیت المال ہی ہو۔ بغیر اجازت نظارت بیت المال دینے کا مجاز نہ ہو گا۔

ان قواعد کی خلاف ورزی کرنے والا عہدہ دار خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہو گا۔

(نظارت بیت المال)

ولادت:۔ اخویم محترم فضل الرحمن صاحب چغتائی انسپکٹر وقفِ جدید [?] ڈیرہ غازیخان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے مورخہ ۵/۱۲/۴۹ کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا۔ احباب کرام نومولود کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو خادم احمدیت۔ نیک۔ اور والدین کے لئے باعث قرۃ العین بناوے نیز زچہ کی صحت بڑی کمزور ہے۔ اس کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں نیز لود حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں کا ساتواں پوتا ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں ان کو بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا قیمتی وجود ہم پر قائم رکھے۔ اور ہر شر سے ان کو محفوظ رکھے۔ آمین

(عطاء الرحمن چغتائی۔ ہو ائی اناد کلی۔ لاہور)

لقد ونظر

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم یہ کتاب ایک ایسی بے نظیر اور بے مثال تالیف ہے۔ جس کی نظیر اسلام کی چودہ سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کتاب میں حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی اڑسٹھ ۶۸ کتابوں سے اُن تمام مضامین کو یکجائی طور پر جمع کر دیا گیا ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے اپنے آقا سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن۔ فضائل و کمالات اور احسانات و برکات کے بیان میں عربی فارسی اردو۔ نظم و نثر میں رقم فرمائے اور اس طرح اپنے چار سو ۴۷۶ صفحات پر ڈیڑھ صد مضامین رنگا رنگ و گلہائے بوقلموں کا ایسا گلدستہ تیار ہوا جس کی خوشبو سے مشام جان معطر و معنبر ہو جاتا ہے یہ کتاب ان تمام معاندین احمدیت و مخالفین حقانیت کا جواب ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ کے بانی یا آپ کی جماعت پر حضور سرور کائنات کی ہتک یا استخفاف شان کا جھوٹا الزام لگاتے رہتے ہیں۔ ہمارا دعوے ہے کہ ہمارا کوئی مخالف خواہ وہ کوئی احراری ہی کیوں نہ ہو جیسے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری یا مولوی ظفر علی صاحب آف زمیندار یا ہمچوں قسم کوئی "تنظیم" اہل سنت والجماعت کا دعویدار۔ حضور سرور کائنات کی شان ارفع اور مقام عالی کے بیان میں اس شان کی کوئی کتاب عربی۔ فارسی اردو یا دنیا کی کسی زبان میں پیش نہیں کر سکتا۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقائق و معارف کے وہ دریا بہائے ہیں اور خواجہ عالم اور عالمیان کے محامد و مناقب پر ایسا سورج چڑھا دیا ہے۔ جس سے عشاقِ سرور ہر دو عالم کے دل و دماغ سیراب اور مخالفین کی آنکھیں خیرہ و تیرہ ہو گئی ہیں۔

یہ کتاب علم و عرفان کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس سے حضور کی محبت و مودت کی موجیں اٹھ رہی ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے حضور علیہ السلام کی محبت دل میں کوٹ کوٹ کر بھر جاتی ہے اور گناہ سوز ایمان نصیب ہوتا ہے اور ایقان کی وہ لذت حاصل ہوتی ہے اور روحانی سرور و انبساط کی ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے ہر مومن قانت اپنے آپ کو نیا انسان بلکہ نیا مسلمان محسوس کرنے لگتا ہے یہ گرانقدر نسخہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان اسکو بطور درس و تدریس اپنے بیوی بچوں کو پڑھائے اور سنائے تاکہ وہ حضور کے جان نثار خادم اور فداکار غلام بن جائیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی پاکیزہ قیمت تین روپیہ۔ حکیم عبد اللطیف شاہد تاجر کتب رتن باغ لاہور سے اور جلسہ سالانہ پر ربوہ سے طلب کریں۔

برطانیہ کی اٹیمی تحقیقات عارضی طور پر روک دی گئی

واشنگٹن ۸ دسمبر امریکہ کے اٹیم کے ماہرین نے کل اس فیصلہ کی توثیق کر دی کہ سلافیلڈ کمبرلینڈ میں برطانیہ کا جو نمبر ۲ اٹیمی ذخیرہ تیار کیا جا رہا ہے اس کا کام بند کر دیا جائے۔ کیونکہ جلد ہی اس سے اتنا بہتر ذخیرہ تیار کیا جا سکے گا جو اسے بیکار بنا دے گا اور اس کی تیاری کے اخراجات برباد ہوں گے۔ اس نئی ترقی کی اطلاع یہاں کی حالیہ سالماتی طاقت کے مذاکرات کے بعد برطانیہ کی وزارت سپلائی کی سالماتی قوت کے ڈائریکٹر سر جان کاک کروفٹ اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ برطانیہ کی وزارت سپلائی نے جس کو مختصراً مستقبل قریب میں نئی ترقی کے امکان سے تعبیر کیا ہے۔ اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ایک نئے قسم کا آلہ ہوگا۔ جس کا نام "ہوموجینس ری ایکٹر" ہوگا۔ اس طرح کا کوئی آلہ اب تک تیار نہیں ہوا ہے اس نئی دریافت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ اس کی وجہ سے یورینیم کو تھوڑے وقفوں پر صفائی کے لئے علیحدہ نہیں کرنا ہوگا۔ جو بہت زیادہ خرچ طلب ہوا کرتا ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ سلافیلڈ کی تاخیر بھی عارضی ہے اور نئے آلہ کے مکمل ہو جانے کے بعد یہ جگہ دنیا کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ سالماتی مرکزوں میں سے ایک ہوگی۔ (اسٹار)

فلسطین میں گورنر جنرل کا عہدہ ختم کر دیا گیا

قاہرہ ۸ دسمبر۔ عمان سے شائع شدہ ایک شاہی فرمان کی رو سے فلسطین کے گورنر جنرل کا عہدہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اب تک اس عہدہ پر راغب پاشا النشاشیبی فائز تھے اب وہ عمان واپس چلے جائیں گے جہاں وہ پناہ گزینوں کی وزارت کا عہدہ سنبھال لیں گے۔ آئندہ سے دریائے اردن کے مغربی سواحل والے علاقہ کے گورنر اردن کے وزیر داخلہ کے ماتحت کام کریں گے۔ (اسٹار)

شام کی مجلس دستور ساز نے دستور کو منظور کر لیا

دمشق ۸ دسمبر۔ یہاں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ شام کی مجلس دستور ساز کا پہلا اجلاس ۱۲ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ جس میں نئے آئین کی منظوری دیجائے گی باخبر حلقوں نے اسٹار کو بتایا کہ توقع کی جا رہی ہے کہ دستور میں نئے صدر کے اختیارات اور ان کے انتخابات کی شرائط معین کرے گی۔ بعد انہی شرائط کے ماتحت صدارتی انتخاب عمل میں آئے گا۔ انتخاب کے بعد صدر کی کابینہ مستعفی ہو جائے گی اور نئے صدر نئی حکومت کے قیام کا مطالبہ کریں گے۔ (اسٹار)

گورنر جنرل کا ورودِ لاہور

(بقیہ صفحہ اوّل)

یاد رہے کہ گورنر جنرل کا یہ دورہ دس روز تک جاری رہے گا۔ جس میں سے پہلے چار روز آپ لاہور میں قیام فرمائیں گے۔ لاہور میں آپ کی مصروفیات کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

۹ دسمبر۔ صبح مغربی پنجاب پولٹری فارم۔ ملٹری ڈیری فارم اور پنجاب کالج آف انجینیرنگ اینڈ ٹیکنولوجی میں جائیں گے۔ دوپہر کو بادشاہی مسجد میں نماز جمعہ ادا کریں گے۔ سہ پہر کو اہالیان لاہور کی طرف سے شالامار باغ میں ایک گارڈن پارٹی دی جائے گی

۱۰ دسمبر ۱۱ بجے آرٹ کونسل مال روڈ کا افتتاح فرمائیں گے اور میو ہسپتال تشریف لے جائیں گے ۳ بجے لان ٹینس چمپین شپ کے سیمی فائنل میچ ملاحظہ فرمانے باغ جناح تشریف لے جائیں گے۔

۱۱ دسمبر صبح منٹو پارک میں دنگل کا ملاحظہ فرمانے جائیں گے۔ شام کو پنجاب کے ایوان تجارت کے ایک ڈنر میں شریک ہوں گے۔ جو فلیٹیز ہوٹل میں ہوگا

۱۲ دسمبر صبح کو پنجاب ریجمنٹل سینٹر اور پاکستان آرمی میڈیکل کور سکول اور سینٹر کا ملاحظہ فرمانے جہلم چھاؤنی تشریف لے جائیں گے۔ دوپہر کو ایک لنچ میں شریک ہوں گے جو مغربی پنجاب میڈیکل ایسوسی ایشن کی جانب سے فلیٹیز ہوٹل میں ترتیب دیا جائیگا۔

چیک نائب وزیر برطرف کر دیئے گئے

ویانا ۸ دسمبر۔ پراگ سے سرکاری طور پر اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ چیکوسلوویکیا کے غیر ملکی تجارت کے نائب وزیر مسٹر لوئیبل کو ان کے عہدہ سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اعلان میں بتایا ہے کہ یہ برطرفی ۲۵ نومبر کو عمل میں آئی۔

مسٹر لوئیبل کو اسی سال کچھ عرصہ پیشتر قرض حاصل کرنے کے لئے واشنگٹن بھیجا گیا تھا مگر وہ ناکام رہے اور کچھ دنوں سے انہیں شبہ کی نگاہ سے دیکھا جا رہا تھا۔ کمیونسٹوں کا خیال تھا کہ وہ مغربی طاقتوں سے بہت زیادہ دوستی رکھتے ہیں۔ اب یہ افواہ بھی گشت کر رہی ہے کہ انہوں نے جیل میں خودکشی کر لی ہے۔ (اسٹار)

عمان ۸ دسمبر۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ اسرائیل میں غذائی بحران اپنے عروج پر ہے کہا جاتا ہے کہ وہاں کی آبادی کو گذشتہ سات ہفتوں سے تازہ گوشت نہیں ملا ہے۔ ہر شخص کو دو ہفتے میں دو سو گرام خشک گوشت ملتا ہے۔ کیفے اور ریسٹوران بند کر دیئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

اسٹرلنگ قرض برطانیہ کے لئے بارِ گراں ہے

لندن ۸ دسمبر۔ گذشتہ منگل کو دار العوام میں سر سٹیفورڈ کرپس نے حکومت کا اسٹرلنگ قرضخواہوں کے متعلق رویہ کا جو اعلان کیا ہے۔ اس نے یہاں اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق نئی بحث چھیڑ دی ہے حزب مخالف کے ترجمان پھر اپنا پرانا مطالبہ دہرا رہے ہیں کہ ۳,۲۰۰,۰۰۰,۰۰۰ اسٹرلنگ کے قرضہ کی مجموعی رقم کم کر دی جائے۔ اس لئے کہ اس نازک اقتصادی دور میں یہ قرضہ برطانیہ کی گردن میں ایک بھاری پتھر ہے۔ گذشتہ ڈھائی سالوں میں حکومت نے ۵۵۰,۰۰۰,۰۰۰ اسٹرلنگ جو ادا کئے ہیں اس پر مخالف پریس تنقید کر رہے ہیں اور ایسے ایسی فیاضی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ جس کی حالات مطلق اجازت نہیں دیتے۔

ایک مقالہ میں اکونومسٹ کے مسٹر رچرڈ ڈمان نے اس الجھے ہوئے مسئلہ کے متعلق اپنی یہ غیر جانبدارانہ رائے ظاہر کی ہے کہ بعض قرض خواہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جنگ کے زمانہ میں انہوں نے برطانیہ کو ایسی قیمت پر سامان مہیا کیا تھا۔ جس سے زیادہ قیمتیں انہیں دوسرے ملکوں سے مل سکتی تھیں اور اسلئے اس وقت اپنے قرضہ سے ہاتھ اٹھانا ان کے لئے اس سے زیادہ مشکل تھا۔ جتنا برطانیہ کے لئے ادائیگی مشکل تھی۔

لیکن مسٹر ڈمان کا کہنا ہے کہ یہ مسئلہ صرف اخلاقی اور اقتصادی ہی نہیں ہے۔ قرض کو کم کر دینا اتنا آسان نہیں ہے۔ جتنا اس نظریہ کے بعض حامی سمجھتے ہیں۔ یہ تخفیف مساوی طور پر نہیں کی جا سکتی چونکہ قرض مختلف طریقوں سے حاصل کیا گیا تھا۔ تخفیف بالکل ہی ناقابل عمل ہے ان کے خیال میں مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ ادائیگی کی رفتار ذرا دھیمی کر دی جائے۔

اس حالیہ رقوم پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ امریکہ بعض ہندوستانی مطالبہ کے تبادلہ کے لئے ڈالر کی پیشکش کرنے والا ہے۔ مسٹر ڈمان کا خیال ہے کہ ہندوستان کے نقطۂ نظر سے یہ سودا قابل قبول ہوگا۔ اب تک اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق امریکہ اور کینیڈا کے ساتھ جس گفتگو کی طرف سر اسٹیفورڈ کرپس نے اشارہ کیا تھا۔ کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ فنانشل ٹائمز کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے کہ مذاکرات ابھی کابینہ کی سطح تک نہیں پہنچے (اسٹار)

ہند چینی میں نیا مذہب

لندن ۸ دسمبر۔ اشتراکیت کے خلاف نظریاتی جدوجہد کی قیادت کے لئے ہند چینی میں ایک نیا مذہب قائم ہوا ہے۔ اسکے بیس لاکھ سے زیادہ پیرو ہیں۔ یہ نیا مذہب عیسائیت، اور مشرق بعید کے بڑے مذاہب بدھ مت تاؤ ازم اور کنفیوشس کے مذاہب سے مل جل کر بنا ہے ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار خصوصی، سائیگاؤں رقمطراز ہے کہ اس نئے مذہب کی قیادت ایک پوپ اور راہبوں کے ایک کالج کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے بیس ہزار سے زیادہ جوانوں پر مشتمل ایسی باضابطہ مسلح اور تربیت یافتہ فوج تیار کی ہے۔ جیسی ویٹنام حکومت آج تک نہ کر سکی تھی کمیونزم کے خلاف جنگ میں یہی فوج آگے رہی ہے اور شاہ باؤ داؤ کا محافظ دستہ بھی اسی فوج کے افراد پر مشتمل ہے۔

اس مذہب کا نام کاؤ ڈائی ہے اور اسے تیرہ سال پہلے کوچین چائنا کے ایک جزیرہ کے باشندہ ناگروان چیو نے قائم کیا تھا۔ آج ان کے دعوے کے مطابق ویٹنام کا بیشتر حصہ متعدد وزراء اس مذہب کے پیرو ہیں۔ مذہب کا اشتراکی امتزاج ایسا فلسفیانہ استغنا اور بے نیازی سکھاتا ہے۔ جو چینی ممالک میں بہت مقبول ہے۔ اور کلیسا کی آمیزش اخلاقی اور سماجی قوانین پر زور دیتا ہے۔

اس مذہب کے پادریوں کا دعوے ہے کہ ان کا گذشتہ زمانہ کی ہر تہذیب کے بڑے مصلحین اور فلاسفہ و شعراء کی روحوں سے رابطہ قائم ہے۔ اس وقت ان کی راہنما نام کا پہلا ان ٹاما ہے۔ جسے بانی مذہب کے مرنے پر منتخب کیا گیا تھا۔ سائیگاؤں سے پچاس میل پرے تاہ میں اسکی رہائش گاہ اور معبد تمام مذاہب کی طرز تعمیر کا نمونہ ہے۔ (اسٹار)

بلغاریہ کا ادارۂ صحت سے استعفا

جنیوا ۸ دسمبر۔ بلغاریہ چوتھا کمیونسٹ ملک ہے جو آج عالمی ادارۂ صحت سے مستعفی ہو گیا بلغاریہ کے وزیر خارجہ نے استعفی نامہ میں یہ شکایت کی ہے کہ عالمی ادارۂ صحت ان مقاصد پر عمل نہیں کر رہا تھا جو اسے تفویض کئے گئے تھے۔ روس یوکرین اور بائلوروس۔ گذشتہ فروری میں اسی عذر پر مستعفی ہو گئے تھے۔ کہ ادارہ کے انتظامی اخراجات بہت زیادہ تھے ادارہ کے آئین میں چونکہ استعفی کی کوئی دفعہ موجود نہیں ہے۔ اسلئے اب تک رکنیت کی سرکاری تعداد ۶۷ ہی ہے۔ (اسٹار)